43085 - کیا بیٹے پر والدہ کا قرض ادا کرنا واجب ہے ؟

سوال

میری والدہ بے نماز ہے، اور میرے علم کے مطابق وہ کافر شمار ہوتی ہے، اس کی عادت تھی کہ وہ قرضہ لیکر واپس نہیں کرتی تھی، وہ قرض دینے والے کے ساتھ وعدہ کرتی کہ وہ بہت جلد مال واپس کر دیگی، لیکن وہ ایسا کرتی نہ تھی، اس نے کبھی نماز ادا نہیں کی، اور نہ ہی روزہ رکھا، جب وہ فوت ہو جائے تو کیا اس کے قرض کی ادائیگی میرے ذمہ واجب ہے ؟
میں نے اسے بہت نصیحت کی اور سمجھایا ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، میرے علم کے مطابق وہ بہت زیادہ رقم کی مقروض ہے، جس میں سودی قرض بھی شامل ہے، وہ چھٹیوں میں گھومنا پھرنا پسند کرتی تھی کہ وہ قرض ادا کریگی، جو کافر اسے قرض دیتے تھے وہ میرے علم میں ہیں، میرے پاس اس کا قرض ادا کرنے کی استطاعت نہیں، مجھے اللہ تعالی نے ہدایت سے نوازا ہے، اس لیے مجھے اس سلسلہ میں کیا کرنا ہوگا، لیکن میری والدہ بے نماز ہے، اور نہ ہی روزہ رکھتی ہے، اور نہ زکاۃ کی ادائیگی کرتی ہے، اور نہ ہی شرعی پردہ کا اہتمام کرتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کو اللہ تعالی کا شکر ادا کیا کہ اس نے آپ پر انعام کرتے ہوئے آپ کو ہدایت نصیب فرمائی، اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دی، یہ ایسی نعمت ہے جس سے بہت سارے لوگ محروم ہیں، اور دیکھ آپ کے قریب ترین لوگوں میں سے آپ کی والدہ بھی اس نعمت سے محروم ہے، آپ اس نعمت پر جتنا بھی شکر کریں یہ کم ہے، کیونکہ شکر کرنے سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اگر تم شکر ادا کروگے تو میں تمہیں اور زیادہ دونگا ابراہیم (7).

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی والدہ کو جہنم کی آگ سے بچانے کی پوری کوشش کریں، اور اسے بہتر اور اچھے طریقہ سے دعوت دیں، آپ اس کے سامنے ہر وقت آخرت یاد کرتی رہیں، اور اسے اللہ تعالی سے ملاقات اور روز قیامت کی

ہولناکیاں ترغیب اور ترہیب کے ساتھ یاد دلائیں، ہو سکتا ہے اللہ تعالی اس کی حالت درست فرما دے.

اس کے لیے آپ کو پوری کوشش اور جدوجھد کرنی چاہیے، اور آپ ناامید نہ ہوں، اور آپ اس کے حقیقی بھائی، یا کسی سہیلی یا پڑوسیوں میں سے کسی ایسے شخص کو تلاش کریں جو اس کے دل پر اثرانداز ہو، جنہیں اللہ تعالی نے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دے رکھی ہے، تا کہ وہ آپ کی والدہ کو صحیح راہ دکھائیں، اور اس کے دین کی اصلاح کریں.

دوم:

آپ کے ذمہ اس کے قرض کی ادائیگی واجب نہیں - اگر وہ مسلمان بھی ہوتی - نہ تو اس کی زندگی میں، اور نہ ہی اس کے وفات کے بعد، لیکن اگر وہ مال اپنے ترکہ میں چھوڑے تو پھر آپ پر واجب ہوتا ہے کہ آپ اس کے ترکہ سے پہلے اس کا قرض ادا کریں، کیونکہ یہ لوگوں کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے، اگر تو اس کا مال پورا ہو تو ٹھیك, وگرنہ اس کا قرض اس کے ساتھ ہی رہےگا، اور کسی کو بھی یہ حق نہیں کہ اس قرض کی ادائیگی کا آپ سے مطالبہ کرے؛ کیونکہ وہ قرض تو آپ کی والدہ کے ذمہ تھا، نہ کہ آپ کے ذمہ، لیکن آپ کے ذمہ تو اس میں سے کچھ بھی نہیں ہے، لیکن اگر وہ اسلام کی حالت میں فوت ہو تو پھر اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوك کرتے ہوئے آپ کے لیے اپنی والدہ کا قرض ادا کرنا مندوب اور جائز تو ہے لیکن واجب اور ضروری نہیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میت کے ذمہ قرض کی ادائیگی ورثاء پر واجب نہیں ہوتی، لیکن یہ قرضہ اس کے ترکہ سے ادا کیا جائیگا "

دیکھیں: منہاج السنۃ (5 / 232).

اور آپ کو چاہیے کہ آپ لوگوں کو اسے مال دینے سے خبردار کریں کیونکہ ایسا کرنے میں ان کی خیرخواہی، اور ان کے مال کی حفاظت ہے؛ اور ایسا کرنے میں آپ کی والدہ پر دنیاوی معاملات میں تخفیف اور آخرت کی سزا میں بھی تخفیف ہوگی کہ وہ لوگوں سے مال لیکر انہیں واپس نہ کرے.

واللہ اعلم .